ضروریات پوری کرنے والا ہو، منتقل ہونا شرعاً جائز ہے۔"[1]

اور اُن فتاویٰ جات میں ساتھ ہی یہ بھی درج ہے:

"اگر آپ کی بیوہ بہن کو دورانِ عدت اپنے خاوند کے گھر سے کسی دوسرے گھر میں ضرورت کی بنا پر منتقل ہونا پڑے، مثلاً وہاں اسے اکیلے رہنے میں جان کا خطرہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، وہ دوسرے گھر میں منتقل ہو کر عدت پوری کرلے۔"

اس بنا پر اگر یہ عورت اکیلے رہنے سے ڈرتی ہے، یا پھر گھر کا کرایہ نہیں ادا کر سکتی تو اپنے میکے جاکر اُسے عدت گزارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ واللہ اعلم

بیوی کے ملازمت پر آنے جانے کے اخراجات کون ادا کرے گا؟

سوال: اگر بیوی ٹیچر ہو اور شہر سے باہر پڑھاتی ہو تو کیا وہاں آنے جانے اور ٹکٹ وغیرہ کے اخراجات خاوند کے واجبات میں شامل ہوتے ہیں، اور کیا باقی دوسرے واجبات بیوی کے ذمہ ہوں گے، کیونکہ خاوند کی آمدنی تو محدود سی ہے یعنی وہ صرف تنخواہ پر گزارہ کرتا ہے؟

جواب: بیوی کے اخراجات معروف طریقہ سے خاوند کے ذمہ واجب ہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾[2]

"اور وہ مرد جس کا بچہ ہے اس کے ذمے معروف طریقہ کے مطابق ان عورتوں کا کھانا اور ان کا کپڑا ہے۔"

اور دوسرے مقام پر اللہ ربّ العزت کا فرمان ہے:

﴿ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾[3]

"اور اگر وہ عورتیں حاملہ ہوں تو تم ان کے وضع حمل تک ان پر خرچ کرو۔"

---

۱ فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء: ۲۰/۴۷۳

۲ سورة البقرة: ۲۳۳

۳ سورة الطلاق: ۶

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے:

"ان عورتوں کا تم پر نان ونفقہ اور ان کا لباس معروف طریقہ کے مطابق واجب ہے۔"[1]

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ ہندؓ سے فرمایا تھا:

"تم اتنا مال لے لیا کرو جو تمہیں اور تمہاری اولاد کو معروف طریقہ سے کافی ہو۔"[2]

اس کے علاوہ اس اُصول یعنی خاوند کا اپنی بیوی پر خرچ کرنے کے واجب ہونے کے بہت سارے شرعی دلائل ہیں، جو بیوی کے کھانے پینے اور لباس ورہائش وغیرہ کو شامل ہیں، اور اس کے ساتھ بیوی کا علاج معالجہ اور بدن کی قوت بحال کرنے کے اخراجات بھی خاوند کے ذمہ ہیں۔ لیکن یہ نان ونفقہ 'معروف' یعنی بہتر طریقہ کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے، اور یہ خاوند کی حالت کے مطابق ہوگا، اگر وہ تنگ دست ہے تو اس کے مطابق اور اگر مالدار ہے تو اس کے مطابق خرچ کرے گا۔

البتہ بیوی کی ملازمت پر جانے کے اخراجات اس کے خاوند پر واجب نہیں؛ تاہم دو صورتوں میں واجب ہوگا:

پہلی صورت: اگر خاوند نے بیوی کو یہ ملازمت کرنے کا حکم دیا ہو تو اس صورت میں اس کے آنے جانے وغیرہ کے اخراجات خاوند برداشت کرے گا۔

دوسری صورت: عقدِ نکاح میں بیوی نے یہ شرط رکھی ہو کہ ملازمت کے اخراجات خاوند برداشت کرے گا؛ تو اس شرط کو پورا کرنا ضروری ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَوْفُوا۟ بِٱلْعُقُودِ ﴾[3]

"اے ایمان والو اپنے معاہدے پورا کیا کرو۔"

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"جن شروط کو سب سے زیادہ پورا کرنے کا تمہیں حق ہے، وہ شرطیں ہیں جن کے

۱ صحیح مسلم: ۱۲۱۸
۲ صحیح بخاری: ۵۳۶۴
۳ سورۃ المائدۃ: ۱